سوال

ی کی شرعی حیثیت (75)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جودہ حالات میں بیت المال کی شرعی حیثیت کیا ہے کیا کسی گاؤں یا شہر میں بیت المال قائم کیا جاسکتا ہے۔ بیت المال میں کون سی چیزیں جمع ہو سکتی ہیں، نیز اس کے مصارف کون کون سے ہیں کیا اس سے مقامی مدرسہ اور مسجد کے اخراجات پورے کئے جاسکتے ہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نیام عمل میں لائے، کیا اس کے موارد اور مصارف اجتماعیت کا تقاضا کرتے ہیں۔ قرون اولیٰ میں اسلامی حکومتیں اس پر عمل پیرا تھیں اگر مسلمان حکومتیں اس فریضہ کو سرانجام نہ دیں تو کم از کم جماعتی سطح پر اس کا اہتمام ہونا چاہیے، لیکن انفرادی طور پر اسے قائم کر کے، پھر برائے نام جماعت سازی کرنا شرعاً

سعیاری اسلامی حکومتیں بیت المال قائم کرلیتی ہیں تاکہ بینکوں کے ذریعے لوگوں کے جمع شدہ سرمایہ سے جبراً اس سے زکوٰة کاٹی جائے، پھر اسے غلط مقاصد کی برآری کے لئے اپنی مرضی سے استعمال کیا جائے۔ اس حکومتی بیت المال میں دیگر ناجائز ذرائع کا مال جمع ہوتا ہے۔ مدارس کو چاہیے کہ وہ اس طرح ـَ

★ بڑی فیکٹریوں کے مالکان یا وسیع کاروبار رکھنے والے مذہبی حضرات اپنے ہاں ایک بیت المال کا اہتمام کرتے ہیں جس میں زکوٰة وغیرہ کو جمع کردیا جاتا ہے پھر فیکٹری میں قائم کردہ مسجد یا مدرسہ کے اخراجات اسی مد سے پورے کئے جاتے ہیں نیز فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کا تعاون بھی اس سے کہ

ے کسی گاؤں یا شہر کے رہائشی ایک ''اجتماعی'' بیت المال بنالیتے ہیں اس میں زکوٰة عشر، فطرانہ اور چرمہائے قربانی سے آمدہ رقم جمع کی جاتی ہے، پھر اس سے مسجد کے امام وخطیب کی تنخواہ یا لائبریری وغیرہ کے اخراجات کو پورا کیا جاتا ہے۔

پر ایک انفرادی سا بیت المال بنالیتے ہیں، پھر لوگوں سے چندہ مانگ کر اسے بھرا جاتا ہے پھر اس سے بچیوں کے جہیز کے نام سے استعمال کیا جاتا ہے، نگران ہونے کے حیثیت سے اپنی ضروریات کو بھی اس سے پورا کیا جاتا ہے۔ اکثر مدارس کے مہتمم حضرات اس میں مبتلا ہیں اس انفرادی بیت المال پر اجتم

بت المال کو موارد ومصارف کے اعتبار سے چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ اگر ایک حصہ میں رقم نہ ہوتی تو اس کے مصارف ادا کرنے کے لئے دوسرے حصہ سے قرض لیا جاتا، پھر وسائل مہیا ہونے پر وہ رقم اس حصہ کو واپس کردی جاتی، ان چار حصوں کی مختصر وضاحت حسب ذیل ہے:

1۔ بیت الزکوٰة: اس میں ہر قسم کی زکوٰة جمع کی جاتی ہے اور زرعی پیداوار کا عشر بھی اس میں داخل کیا جاتا، قرآن کریم کے بیان کردہ آٹھ مصارف کو ادا کیا جاتا ہے۔ چرمہائے قربانی اور فطرانہ وغیرہ بیت المال میں جمع نہیں ہوتا تھا بلکہ اسے فوراً حقداروں تک پہنچا دیا جاتا تھا۔

2۔ بیت الاخماس: مال فیٔ اور غنیمت کا خمس اس مد میں جمع کیا جاتا، اگر کسی کو دور جاہلیت کا مدفون خزانہ ملتا تو اس کا خمس بھی اسی حصہ میں جمع ہوتا، پھر اسے قرآن کریم کے بیان کردہ پانچ حقداروں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔

3۔ بیت الضوائع: لوگوں کا گرا پڑا مال اس بیت المال میں جمع ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ مال مسروقہ کا مالک اگر نہ ملتا تو اسے بھی اس کھاتہ میں رکھا جاتا۔ اگر اس قسم کے مال کا مالک نہ ملتا تو اسے ان محتاجوں پر خرچ کیا جاتا جن کا کوئی والی وارث یا سرپرست نہ ہوتا تھا۔

4ضی:

★ ہر قسم کا مال فیٔ اس میں جمع ہوتا جس کی تقریباً نو اقسام ہیں۔

★ مال غنیمت سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خمس۔

★ سرکاری زمینوں کی پیداوار۔

★ اس مسلمان کا ترکہ جس کا کوئی وارث نہ ہوتا۔

نیات، پٹرول، تیل اور گیس کی پیداوار کا پانچواں حصہ۔

★ مختلف اوقات میں ضرورت رعایا پر لگایا جانے والا ٹیکس۔

★ دوسرے ممالک سے سامان تجارت درآمد یا برآمد کرنے پر عائد کردہ کسٹم۔

ہ دار حاکم وقت اپنی صوابدید پر مسلمانوں کی عام ضروریات پر خرچ کرنے کا مجاز ہوتا ہے، اس کی تفاصیل کتب فقہ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس مختصر تمہیدی گزارشات کے بعد ہم سوال میں پیش کردہ شقوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ ہمارے ہاں قائم شدہ غیر معیاری اسلامی حکومتوں کی غلط پالیسیوں اور غیر معتدل کارکردگی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب